دہلی اردو اخبار

نمبر 218 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

25/اپریل 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

حضورِ والا

21/تاریخ ماہ حال کو مرزا شاہ رُخ بہادر نے اُس طرف دریائے جمن کے خیمۂ دولت نصب کروایا 22/تاریخ حضورِ انور کے تمام سرداروں نے بموجب حکم حضور کے اُن کا استقبال کیا اور ہمراہ مرشد زادہ ممدوح کے قلعہ میں آئے حضورِ انور نے 17 شلک سلامی کے فیر کروائیں اور خلعت مع شیر و شمشیر دیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

احکام

کالن منکنزی صاحب مرزاپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوئے صاحب موصوف جب تک کوئی اور حکم صادر نہ ہو بُندیل کھنڈ کے ایڈیشنل سیشن جج کا کام کرتے رہیں گے سلیون جان بجر صاحب جونپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا کپتان ایچ ایم لارنس صاحب نواب گورنر جنرل کے ایجنٹ کے اسسٹنٹ کے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کی دسویں تاریخ اپریل سے بیسویں تاریخ اکتوبر تک رخصت حاصل ہوئی۔ لفٹنٹ ج ڈی کینگھم صاحب صاحب موصوف کی غیر حاضری تک یا جب تک کہ اور حکم صادر نہ ہو فیروز پور ان کا کام کیا کریں گے جسے کیمپر صاحب بنارس کے ایڈیشنل صدر امین اعلیٰ کو جو رخصت حکم نامہ مورخہ 30/ماہ نومبر گذشتہ کی رو سے حاصل ہوئی تھی علاوہ اُس کے 8/روز کی رخصت اور بھی ہوئی تاکہ صاحب موصوف اپنے کام پر پہنچ سکیں۔

اشتہار

گورنمنٹ نے آگرہ اور دہلی کے مدرسوں کے طالب علموں کے تقرر کے واسطے زرِ مفصلہ ذیل بطریق وظیفہ ازراہ عنایت کے معین فرمایا ہے آگرہ 328 روپیہ ماہواری دہلی 328 روپیہ ماہواری ایضاً منجملہ زرِ عطیہ نواب اعتماد الدولہ بہادر مدرسہ کے لیے 124 روپیہ ماہواری یہ تمام روپیہ بطریق تفصیل ذیل کے تقسیم کیا جاوے گا۔ تفصیل آگرہ اور دہلی کے مدرسوں کے وظیفہ داروں کی جو کہ گورنمنٹ سے مقرر ہوں گے وظیفہ داران 32 نفری 4 روپیہ ماہانہ یہ وظیفہ

COPYRIGHT

چار برس تک رہے گا اور ہر سال آٹھ آٹھ وظیفہ خارج و داخل ہوا کریں گے۔ وظیفہ دارانِ اعلیٰ 12 نفر اُن میں سے آٹھ نفر سولہ سولہ اور چار اُٹھارہ اُٹھارہ روپیہ ماہانہ پایا کریں گے اور اس درجہ میں تین برس تک رہیں گے اور ہر سال اُن میں سے چار چار شخص خارج و داخل ہوا کریں گے۔ آگرہ کے مدرسہ میں نصف اُس وظیفہ کا علوم عربی اور فارسی اور اردو کے اور نصف سنسکرت اور ہندی کے افضل طلبہ کو عنایت ہوگا۔ دہلی کے مدرسے میں عربی اور فارسی کے افضل طلبہ کو تین حصہ اور سنسکرت اور ہندی کے اکمل طلبہ کو ایک حصہ عنایت ہوگا۔ تفصیل تقسیم زرعطیہ نواب اعتمادالدولہ بہادر کی وظیفہ دارانِ ادنیٰ سولہ نفر جن کا چار چار روپیہ ماہیانہ چار برس تک رہے گا اور ان میں سے سال بسال چار چار نفر خارج اور داخل ہوا کریں گے وظیفہ دارانِ اعلیٰ 3 نفر بیس بیس روپیہ ماہیانہ تین برس تک پاویں گے اور ہر سال ان میں سے ایک ایک شخص خارج اور داخل ہوا کرے گا۔ یہ وظیفہ صرف عربی اور فارسی کے افضل طالب علموں کو مرحمت ہوگا آگرہ کے مدرسہ میں ماہ تمبر کے آخر کو اور دہلی کے مدرسہ میں ماہ اکتوبر کے اول میں امتحان ہوا کرے گا اُس وقت وظیفہ مذکور کے امیدواروں میں سے جو افضل پایا جاوے گا [ص 1 کالم 2] داخل ہو سکے گا بشرطیکہ وظیفہ دارادنیٰ کی عمر سولہ برس سے سوا اور وظیفہ دار اعلیٰ کی عمر بیس برس سے زیادہ نہ ہو جو کہ امتحان میں سب سے افضل ہوگا وہ پوری میعاد میں مقرر ہوگا اور جو اُس سے کم ہوگا کم میعاد میں مقرر کیا جاوے گا۔ اس وضع پر کہ آئندہ ہر سال میں خارج اور داخل اوپر کے سلسلے کے موافق ہوا کرے گا لیکن جو کہ کم میعاد میں داخل کیے جاویں گے سُو آئندہ امتحان میں پھر پوری میعاد کے لائق ہو سکیں گے امسال گذرنے کے بعد وظیفہ داران کی معین ہونے کی شرایط جب کہ انتظام قرار واقعی ہووے گا مشتہر کی جاویں گے جو جو طالب علم کہ بہ عمر مناسب اور کچھ علم سے بھی بہرہ یاب ہوں اُن کے فوراً داخل کرنے کا مدرسہ مذکورین کے پرنسپل یعنی صاحبانِ مہتمم کو اختیار ہوگا اور درصورت کہ اُس کی عمر بیس برس سے زیادہ نہ ہو اور کتب مفصلہ ذیل میں امتحان دے سکے یعنی عربی اور فارسی کے درجوں میں ہدایت النحو الف لیلہ یا نفحت الیمن گلستان اور انشاء مادھورام سنسکرت کے درجہ میں لکھ کر (کذا) نہ ہو پدیش تو ایسے

طالب علموں کا تین تین روپیہ ماہیانہ واسطے قوت بسری کے ہوگا مگر یہ مشاہرہ ماہ ستمبر اور ماہ اکتوبر کے امتحان تک فقط بحال رہے گا اور یہ بھی شرط ہے کہ مشاہرہ مذکورہ کا مصارف کل زر مرقومہ بالائے تجاویز نہ ہو جو شخص مدرسین داخل ہونے کا اُمیدوار ہو، آگرہ کے مدرسہ میں ڈڈلٹن صاحب پرنسپل اور دہلی کے مدرسہ میں بوٹروس صاحب پرنسپل کی خدمت میں اپنی اپنی درخواست گذرانے ماہ ستمبر اور ماہ اکتوبر آئندہ میں وظیفہ داروں کا امتحان جو ہوگا اُس کی کیفیت تفصیل ذیل سے واضح ہوگی۔ امیدوارانِ وظیفہ عربی اور فارسی کے امتحان کے لیے عربی صرف ونحو عروض نفحت الیمن تاریخ تیموری مقامات حریری فارسی انشاء ابوالفضل انوار سہیلی سکندر نامہ فارسی یا اردو کا ترجمہ عربی میں اور عربی کا ترجمہ فارسی یا اردو میں عربی اور فارسی کی نظم ونثر میں طبع زاد مضمون تحریر کرے کسی علم کے اصول کو بیان کرے امیدوارانِ وظیفہ سنسکرت کے امتحان کے لیے بیان کریں مہابھارت رگھوبنش ماگھ کار ہندی یا اردو کا ترجمہ سنسکرت میں اور سنسکرت کا ترجمہ ہندی یا اردو میں سنسکرت کی نظم ونثر میں طبع زاد مضمون تحریر کر کے کسی علم کے اصول کو بیان کرے۔ جیمس طامس آگرہ اور دہلی کے مدرسوں کا منتظم مقام آگرہ 8/ اپریل 1841۔

سرکولر آرڈر نظامت عدالت کا

ممالکِ مغربی کے صاحبانِ سیشن جج اور مجسٹریٹ کے لیے

1۔ بالفعل اُن مقدمات میں جو سرکولر آرڈرس مورخہ 7/ مئی 1824 کی رو سے صاحبانِ نظامت عدالت کے آگے درپیش ہوئے اکثر نقص واقع ہوتے ہیں اس جہت سے کہ اُن میں لوٹنے کی نیت سے دھتورا دینے کا دعویٰ مندرج ہے لیکن مخصوص زہر کا نام مندرج نہیں۔ 2۔ چونکہ دعویٰ مذکور میں ایسی [ص 2 کالم 1] عبارت تحریر کرنی موجب اعتراض کا ہوتا ہے لہٰذا صاحبانِ عدالت کی مرضی ہے کہ آئندہ سے مقدماتِ مذکورہ بالا کے دعوے صرف اس طور پر تحریر کیے جاویں یعنی زہر یا زہر آلودہ بوٹی دینا یا کوئی نشہ کھلانا جیسا کہ سرکولر آرڈرس مورخہ 7/ مئی 1824 یا سرکولر آرڈرس مورخہ 18 ستمبر گذشتہ کی رو سے جو 11/ تاریخ ماہ نومبر 1840 کے گزٹ میں مشتہر ہوا سروکار رکھتے ہوں اور کہ دھتورا خواہ کوئی اور چیز کھلائی جاوے ثبوت دعویٰ میں بطور دلیل کے مندرج ہوگی۔ موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹر مقامِ الہ آباد 24 مارچ 1841۔

اشتہار

سرکار کمپنی بہادر نے شہر بنارس میں دو مدرسہ مقرر کیے ہیں جن میں علم انگریزی اور ہندی اور اردو تعلیم کیا جاوے گا اس نئے خاص وعام کی اطلاع کے واسطے نیچے کے لکھے ہوئے قاعدے درباب داخل ہونے طلبہ کے مذکور کیے جاتے ہیں قاعدہ چھوٹے مدرسہ کے جو لوگ کہ درخواست واسطے داخل ہونے کے اس مدرسہ میں رکھتے ہیں۔ ن

اُس کا سات آٹھ برس سے زیادہ نہ ہو۔ الا اگر ان کو کچھ علیت انگریزی ہندی اور اردو کی ہوگی تو اُن کا امتحان لے کر جس درجہ کے لایق ہوں گے داخل کیے جائیں گے۔ قاعدے بڑے مدرسہ کے جو طالب عالم چھوٹے مدرسہ کے بعد امتحان کے لایق ہوں گے وہ بڑے مکتب میں داخل کئے جاویں گے اور جن لڑکوں کی عمر زیادہ ہوگی اور لایق داخل ہونے چھوٹے مدرسہ کے نہ ہوں گے وہ بھی بڑے مدرسہ میں داخل ہوں گے اس شرط پر کہ اُن کا سنِ بارہ برس سے پندرہ برس تک ہو اور امتحان میں انگریزی ہندی اور اردو کے لایق نکلیں لڑکے داخل کئے جائیں گے درجات مختلفہ میں دونو مدرسوں کے باعتبار سن کے جیسا ذیل میں مندرج ہے بڑا مدرسہ چوتھی درجہ میں بارہ برس کا تیسرے میں 13 برس کا دوسرے میں 14 برس کا پہلے میں 15 برس کا چھوٹا مدرسہ چوتھے میں آٹھ برس کا تیسرے میں 9 برس کا دوسرے میں 10 برس کا پہلے میں 11 برس کا۔ تفصیل مشاہرہ لڑکوں کی جو بطور انعام کے اُن کو دیا جائے گا۔ چھوٹے مدرسہ میں فقط ایک لڑکے کو جو سب سے پڑھنے میں ہوشیار ہوگا آٹھ روپیہ کا مشاہرہ دیا جاوے گا اور بڑے مدرسہ میں چودہ لڑکوں کو مشاہرہ اس تفصیل کے ساتھ کہ چھ لڑکوں کو آٹھ آٹھ روپیہ کا اور چار کو تیس تیس روپیہ کا اور چار کو چالیس چالیس روپیہ کا دیا جاوے گا جو لڑکے علم زیادہ تحصیل کر کے امتحان میں کامل نکلیں گے اُن کو یہ ماہیانہ انعام دیا جاوے گا جو لوگ اپنے لڑکوں کو مدرسوں میں داخل کیا چاہیں اُن کو لازم ہے کہ پہلے صاحب سکرتر لوکل کمیٹی ایجوکیشن کے یا میر مدرس بڑے مکتب کے پاس درخواست گذرانیں اور وہ لوگ اُنھیں اطلاع دیں گے کہ فلانے روز اپنے لڑکے سمیت حاضر ہو کر اپنے لڑکوں کو داخل کریں بے مقدوروں کے لڑکے بلا ادائے تنخواہ کے تربیت پاویں گے جو لوگ کہ اہل مقدور ہیں اُن کو چار آنہ سے پانچ روپیہ مہینے تک بموجب تفصیل ذیل کے دینا ہوگا جس کو پچاس روپیہ تک کی آمدنی ہو اس کو ہر مہینے میں چار آنہ، پچاس سے سو تک والے کو آٹھ آنہ سو سے دو سو تک والے کو ایک روپیہ دو سو سے تین سو تک والے کو دو روپیہ تین سو سے چار سو تک والے کو تین روپیہ چار سو سے پانچ سو تک [ص 2 کالم 2] والے کو چار روپیہ اور اس سے زیادہ جہاں تک ہوں پانچ روپیہ جو لوگ کہ اہلِ مقدور ہوں اُنھیں کتاب وغیرہ کے قیمت دینی ہوگی اور سب لڑکوں کو ہر ایک مکتب میں داخل ہونے کے لیے ضامن دینا پڑے گا تا کہ کتابیں مدرسہ کی ضایع اور خراب نہ ہوویں اور وہ لوگ یہ بھی اقرار کریں کہ آٹھ برس تک مدرسہ میں پڑھا کریں گے۔ جو لڑکے کہ بد اطوار یا کاہل یا غیر حاضر بے اجازت مدرس کے ہوں گے مدرسہ سے نکال دئے جاویں گے۔ جو لڑکے چھوٹے اور بڑے مدرسہ میں پڑھ کے کامل ہوں گے اُن کو مدرسہ چھوڑنے کے وقت ایک چٹھی فضیلت کی عنایت ہوگی جتنے مدرسہ غازی پور، الہ آباد، ساگر، جبل پور، اعظم گڑھ اور جونپور کے ہیں وہ سب مفصل مدرسے سمجھیں جائیں گے اور بنارس کا بڑا مدرسہ صدر کہلائے گا اور ہر ایک مفصل مدرسہ میں ایک شاگرد کو آٹھ روپیہ مہینہ دیا جاوے گا۔

جلال آباد

وہاں کے چٹھیوں مورخہ ۷ تاریخ ماہِ حال سے واضح ہے کہ 31 رتاریخ ماہ گذشتہ کو جنرل الفنسٹن صاحب مقامِ مذکور میں پہنچے اور کرنیل اولیور صاحب معہ کاروانِ انگریزی کے بامن وامان 4 رتاریخ ماہ حال کو داخل جلال آباد ہوئے رجمنٹ 54 پیادگانِ ہندوستانی کے اور سکواڈرن سواروں لایٹ کیولری کا 8 رتاریخ مقام گندمک کو بھیجا جاوے گا اور تاصدورِ حکم ثانی وہیں رہے گا اور کرنیل اولیور صاحب مع پانچویں رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کے 9 رتاریخ کابل کو روانہ ہوں گے اور سر ولیم مکناٹن صاحب معہ شاہِ جم جاہ شاہ شجاع الملک اور برگیڈیر شلٹن صاحب کے 16 رتاریخ طرف کابل کی کوچ کریں گے رجمنٹ 27 بسر کردگی کرنیل پامر صاحب کے 16 رتاریخ غزنین کو روانہ ہوگی اور اغلب ہے کہ وہاں سے آگے کو بھیجی جاوے گی اس ضلع میں صرف رجمنٹ قومِ جزیلچ کی اور سو سوار رکھے جاویں گے کیونکہ رجمنٹ مذکورہ پر بباعث ظاہر ہونے اُن کی بہادری کے جنگ سنگونیل میں بہت اعتماد ہے اس لڑائی میں اُن کے دس آدمی مارے گئے تھے اور بارہ زخمی ہوئے تھے۔

کوئٹہ

خطوط مورخہ دوسری تاریخ ماہِ حال سے واضح ہے کہ مسٹر روس بل صاحب کا کمپو 28 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو یہاں پہنچا اور جنرل بروکس صاحب نے 2 رتاریخ اپریل کو معہ رجمنٹ 40 ملکہ اور رجمنٹ 21 پیادگانِ ہندوستانی اور چوتھے ٹروپ سوارانِ توپخانہ اسپی کے یہاں سے کوچ کیا برگیڈیر ویلینٹ صاحب بھی یہاں ہیں اور برگیڈیر انگلینڈ صاحب کے آنے کی چوتھی تاریخ ماہِ حال کو خبر تھی ان صاحب کے ساتھ ونگ رجمنٹ 41 کا اور باقی سپاہ ہندوستانی اور توپخانہ آوے گا۔ جنرل بروکس صاحب کا کمپو قریب درہ بی بی نانی کے درہ بلند میں لُٹ گیا لیکن بہت سامال بھیڑیں اور بیل پھر ہاتھ آگئے صرف قریب سو بھیڑوں اور ستر بیلوں کے چوری گئے خبر تھی کہ حضرت شاہ شجاع الملک کی پہلی رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کی قلات غلجی کو جاوے گی لفٹنٹ برنس صاحب اسسٹنٹ میجر بانس مسن صاحب کے کئے کئے کیونکہ رہنا ایک پولیٹکل افسر کا غزنین میں بالکل بے ضرورت خیال کیا گیا ہے۔ خبر تھی کہ

COPYRIGHT

کرنیل سیٹنی صاحب مع [ص 3 کالم 1] خانِ قلات کے 29 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو قلات میں داخل ہوں گے اور صاحبِ موصوف بموجب درخواست خاں موصوف کے پولیٹی کل ایجنٹ قلات کے ہوں گے۔

پنجاب

اموراتِ پنجاب بدستور ہیں سپاہ دیسی ہی سرکش اور نا فرمان بردار معلوم ہوتی ہے افواہ تھی مہاراجہ شیر سنگھ بہادر نے مسٹر کلارک صاحب کے پاس پیغام بھیجا ہے کہ سرحدِ مہاراجہ میں سے سپاہِ انگریزی بہت جمع ہو کر نہ جایا کرے مگر تھوڑی تھوڑی سپاہ کو اجازت گذر جانے کی ہے بشرطیکہ فوج پنجاب بھی اُس کے ہمراہ جاوے اب ایسا دریافت ہوتا ہے کہ مونسیر منٹن صاحب جس کا ذکر مارے جانے کا سکھوں کے ہاتھ سے درج اخبار ہوا تھا وہ زندہ ہیں اور اُس نے ملک منڈی سے طرف لاہور کی مراجعت کی ہے جنرل کورٹ صاحب رخصت حاصل کر کے فیروز پور میں آئے ہیں ان صاحب نے اپنی روانگی سے پہلے اپنے قبائل وعشایر کو مقام مذکور میں بھیج دیا تھا عرضی نور محمد کی متضمن طلب سپاہ کے واسطے فتح کرنے دو قلعوں ستدان کے آئے تھے سوسرکار مہاراجہ سے حکم ہوا کہ فوراً سپاہ واسطے اُس کی مدد کو بھیجی جاوے کپتان میکیسن نے سردار سنگو خیل سے دس آدمی بطریق اولٰی کے لئے تا کہ آئندہ کو راہِ راست متابعت سے انحراف نہ کرے اور چھ ہزار روپیہ نقد واسطے عوض نقصان اسباب سوداگروں کے لیا جو اسباب کہ انہوں نے لوٹ لیا تھا فقیر عزیز الدین کو متوسلانِ والی لاہور میں سے ہیں دربار میں ایک سردار کے پاس بھیجے تھے اتفاقاً تلوار سردارِ مذکور کی کچھ تھوڑی میان سے نکلی ہوئی تھی جب کہ فقیر مسطور اُٹھے تو اُس تلوار سے اُن کی ٹانگ میں زخم کاری پہنچا۔

پشاور

ایک چٹھی جلال آباد مورخہ 8 رتاریخ ماہِ حال سے معلوم ہوا کہ جلال آباد میں ایک پیغام جنرل اویطویلہ اور مسٹر کلارک صاحب کی طرف سے درباب شورش سرکشوں کے نواح پشاور میں پہنچا اور وہاں ایک کونسل جنگی واسطے صلاح کے جمع ہوئی اور کرنیل شلٹن صاحب کو حکم ٹھہر جانے کا ہوا اگرچہ کارواں آگے کے روانہ ہو گیا تمام پنجاب میں برملا لوگوں نے سر اُٹھایا ہے اور خبر ہے کہ جس وقت جنرل اویطویلہ صاحب مدد طلب کریں گے فوراً بھیجی جاوے گی اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تا پہنچنے سپاہِ انگریزی کے جنرل موصوف اپنے قلعہ کو سرکشوں کے ہاتھ سے بچاتے رہیں گے کپتان فورڈ صاحب بہ باعث عارضہ جسمانی کے مر گئے اُن کا مارا جانا سکھوں کے ہاتھ سے غلط معلوم ہوتا ہے۔ میر عالم خان ہمراہ امیر خان کے باجور میں ہے مردمانِ بائی زی اور اکمان خیل اور خالا خان حاکم کو شتہ وغیرہ تو آپس میں اتفاق رکھتے مگر غفا خان وغیرہ اور گل محمد خان اور عبداللہ خان میں موافقت نہیں ہے کاروانِ انگریزی جو کہ ماہِ فروری میں طرف افغانستان کی روانہ ہوا تھا اُس نے بخیر وخوبی درہ سے عبور کیا۔

کیتھل

دریافت ہوتا ہے کہ مہاراجہ والیِ کیتھل نے سردارِ جمھور کے بیٹے کو گود لیا تا کہ اُن کے پیچھے وارث ریاست کا ہووے کہتے ہیں کہ اس بات سے راجگانِ [ص 3 کالم 2] ذیشان پٹیالہ نابھہ اور جیند کے بہت ناراض ہوئے ہیں کیونکہ اُن کے نزدیک راجہ موصوف کو لڑکا گود لینا ارنولی خاندان میں سے مناسب تھا کہ وہ لوگ راجہ کے لواحقوں میں سے ہیں اور خون دونوں کا ملا ہوا ہے۔

ناگپور

زبدۃ الاخبار سے واضح ہوتا ہے کہ وہاں کے صاحب رزیڈنٹ نے ایک روز مہاراجہ سے تمام حقیقت بدانتظامی اور بدمعاملگی بعضے عملگانِ ریاست کے بیان کی صاحب ممدوح کے کہنے سے مہاراجہ بہادر معاملات ریاست میں کارپردازانِ ریاست پر اعتماد نہ رکھ کے بذاتِ خود متوجہ ہوئے اور تھوڑے دنوں میں غبن اور خیانت سے بعضے کارپردازوں کے واقف ہو کر اکثروں کو شہر سے خارج اور بعضوں کو مقید کیا۔

ہیضہ وبائی

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ ان دنوں بعضے شہروں میں یورپ کے ہنگامہ ہیضہ وبائی کا بہت گرم ہے ہر روز سینکڑوں آدمی مرجاتے ہیں ڈاکٹرانِ انگریزی نے ایک روز ایک محفل میں جمع ہو کر واسطے علاج اس مرض کے فکر کی سب کی عقل میں عرق افیون اور عرق نوسادر کا اور ٹھنڈا پانی واسطے دفع کرنے اُس مرض کے مفید معلوم ہوا جب تجربہ کیا تو اس میں نفع صریح دیکھا سوادویہ مرقومہ چالیس چالیس قطرہ سے پانچ پانچ قطرہ تک بموجب تعداد عمر مریض کے تجویز کیا اور بہت آدمیوں کو اس نسخہ سے صحت ہوئی۔

اخبارات مقامات مختلفہ

اخبار موسومہ انگلش مین سے واضح ہے کہ بالفعل ارادہ گورنمنٹ کا واسطے بھیجنے نئی سپاہ کے ملک چین میں نہیں ہے چھٹی رجمنٹ سواروں کو حکم ہے کہ سلطان پور سے بریلی کو جاوے بفور بہم ہو جانے باربرداری کے کلکتہ کے اخبار سے ظاہر ہے کہ تین دن کے عرصہ میں پچھتر آدمی ہیضہ وبائی سے مرگئے اور یہ وبا نیچے کے اضلاع اور پرگنات میں بھی بڑھتی آتی ہے۔ سندھ کے اخبارات سے واضح ہے کہ 12/ تاریخ مارچ کو لفٹنٹ ونگ سولھویں رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کا اور دوسری رجمنٹ گرینڈیرس کی درہ کو جاتی تھیں اور چالیسویں رجمنٹ 16/ تاریخ مقام کچک سے دادر کو گئی اور سپاہ جنرل بروکس صاحب کی کئی حصہ ہو کر طرف کوئٹہ کے گئی درۂ شمال اور قلات کی راہ سے ان صاحبوں کی حکومت سندھ سے پرے تک ہے اور مقام کوئٹہ اور مستونگ اور قلات اُن کے حدِ حکومت میں ان مقاموں میں سپاہِ بمبئی تعین کی جاوے گی۔

COPYRIGHT

یہ امید ہے کہ جنرل ویلنیٹ صاحب کا برگٹ بھی فوراً قندھار کو روانہ ہوگا اور اُس سپاہ کے شامل ہوگا جو کہ واسطے مہم ہرات کے تجویز کی گئی ہے۔قوم کا مک بھوکی مرتی ہے اور نہوں نے غارتگری اختیار کی ہے۔ شکار پور سے مقامِ بھاگ تک ایک لین بنگلوں کی تیار کی گئی ہے اور اُس سے بہت آرام مسافروں کو ہو گیا ہے۔

اہل ہرات نے غوریان سپرد ایرانیوں کے کر دیا صاحب اخبار ہرکارہ [ص 4 کالم 1] کہ جنرل (کذا) صاحب بجائے سرولیم مکناٹن صاحب کے کابل میں مقرر کیے جاویں گے کرنیل ٹیپ صاحب نے عہدہ پولیٹی کل اجنسی سپاٹو سے استعفیٰ دیا اور بجائے اُن کی آنریبل مسٹر ارکس صاحب سول سروس مقرر ہوں گے۔نواب صاحب والیِ رام پور نے ڈھائی ہزار روپیہ سالیانہ اپنی طرف سے واسطے اسکول بریلی کے اور اسی قدر واسطے دارالشفاء مقام مذکور کے کاغذ چندہ میں لکھ دیا۔قرب وجوار میں گیاجی کے سوائے ہیضہ وبائی کے مرض چیچک کا بھی بہت زور شور ہے ان دونو امراض سے قریب سو سو آدمی کے ہر روز مرتے ہیں۔

چین

اخبار موسومہ انگلش مین سے واضح ہے کہ اموراتِ چین بہت خراب حالت میں ہیں چنانچہ سپاہ انگریزی نے جزیرہ چوزان کو پیشتر پہنچنے کپتان الیٹ صاحب کے ہی خالی کر دیا اور اہل چین نے یہ شرط کرلی کہ کپتان ایسٹروتھر صاحب وغیرہ قیدیوں انگریزی کو ہم اُس وقت رہائی دیں گے جب کہ سپاہِ انگریزی جہاز پر سوار ہو جاوے گی۔ سُو اس طرح جزیرہ ہونگ کونگ اور جزیرہ چوزان دونوں قبضۂ انگریزی میں سے نکل گئے۔

خط در بابِ قلعہ مبارک

صاحبِ مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

پرچہ گذشتہ میں حال اہلکارانِ قلعہ مبارک کا کچھ مجمل میں نے تمہارے چھاپہ خانہ میں بھیجا تھا اور وعدہ کیا تھا تفصیل کا وہ یہ ہے اکثر اہلکارانِ حال نے عجب طرح کے ظلم کر رکھے ہیں نہیں معلوم صبح و شام ان کے ہاتھوں کیا ظہور میں آوے ملازموں کی تنخواہ کا کچھ ٹھکانا نہیں باوجودیکہ فردِ کمی تنخواہ حضور نے نامنظور کئے تھے ابتدا میں بھی سُنا گیا تھا اب نہیں معلوم سچ ہے یا جھوٹ لیکن اس پر یہ نوبت ہے کہ دس روپیہ سینکڑا سب سے کاٹا جاتا ہے ہر چند نام کو تو سب کے واسطے یہ بات ہے لیکن یہ غلط ہے جو کہ حضور رس ہیں وہ تو پوری تنخواہ لے جاتے ہیں اور سوائے اُن کے جو غریب بے وسیلہ ہیں اگرچہ محتاج یا صدہا سال کے قدیمی نوکر ہیں وہ خراب ہیں پریشان ہیں اول تو تین تین مہینے

چار چار مہینے تنخواہ کے چڑھ گئے ہیں کچھ ملتا ہے کچھ نہیں۔ کسی کو ملتا ہے تو کٹتا ہے بہر کیف خصوص بیوہ محتاجوں کا گلا زیادہ کٹتا ہے لوگ بہت پریشان ہیں یہ تو حال تقسیم کا ہے تنخواہ کے اور اگر کسی ایک شخص میں کچھ تنازع ہووے اپنے اقربا سے پھر تو چند مہینے کی تنخواہ مال دوستوں کا ہے وہ تو گویا ان کے جیب خاص میں آگئی دو چار بلکہ دس پانچ مہینے کو صاحبِ تنخواہ رو بیٹھا اور جو ڈیب یاروں کا بنا تو تمام عمر کو قتل کیا چند اشخاص اس طرح کے جمع ہوئے ہیں کہ نہ جس کے باپ نے کوئی کار عہدہ سلطانی کیا ہوا ہے جس سے انتظام جانیں۔ نہ ان کے دادا نے وہ اختیار اموراتِ سلطنت میں رکھتے ہیں پھر یہ حال نہ ہووے تو کیا ہووے۔ایک شخص ہیں حافظ بقول شخصے نام محمد فاضل ایک لڑکا ملا کا ملازادہ پہلا اُس کی خو مکتب کی کہ لڑکوں سے مکتب کے چنے بٹالے وے اور تحصیلِ املاک تیول کے [ص 4 کالم 2] داروغہ ہیں میں تعجب میں ہوں کہ غریب غربا ساکنینِ مکانات تیول کا کیا حال ہوگا جبکہ بعضے رعایائے سرکار جو قرب وجوار اُن مکانات کے رہتے ہیں اُن کا ناک میں دم ہے کوئی غریب اپنا مکان کسی ضرورت سے بیچنا چاہے تو یہ اُس سے طمع کرنے کو موجود اگر اُس نے کچھ دے دیا تو خیر نہیں نیام تیول شاہی کے نالش کو عدالت میں موجود جب ظلم رانی کا یہ حال ہے تو دیانت کا کیا حال کہا چاہیے اپنے تعلقہ تیول میں جس کسی نے کچھ دے دیا اُسے معافی یا خارج از تیول بتلا دیا۔ایک عورت ہے بیوہ اُس کے دو بیٹے ایک بٹی، محنت مزدوری کر کے اپنی اوقات بہت دقت سے بسر کرتے ہیں۔نوبت افلاس یہاں تک پہنچی کہ اپنے مکان مملوکہ موروثی کو بیچ ڈالا اُس پر کیا ظلم رانی کی ہے کہ اُس کا حال دیکھ کر دل کٹتا ہے ایک.....ہے پیش دست ان حافظ صاحب کا یا بسبب اس کے کہ یہ بہت لائق ہیں یا یہ ان کی سازش سے اُس بیوہ سے طامع ہوا چون وہ خود محتاج ہے اور اپنی مملوکہ پر اختیار رکھتی ہے ناحق کیوں کچھ دیتی اُس نے کچھ نہ دیا تب باہتمام تیول نالش عدالت میں کرنی چاہی حال آنکہ وہ مکان تیول سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا اور کچھ عجب نہیں کہ اپنے کرایہ دار نوکر گواہ بنا کر گذران دے اور وہ غریب اس طرح کی محتاج ہے کہ اُسے جوابدہی کی زیر باری بھی موت سے بدتر ہے حضور والا تک پہنچ نہیں کہ وہاں یہ حال عرض معروض کرے لیکن اس میں شک نہیں کہ اگر حضورِ والا کے کان تک ذرہ بھی یہ بات پہنچے تو وہاں سے ان حضرات کو تاکید وتشدد اور ممانعت ہووے۔اس واسطے کہ حضور والا بہت رحم دل سُنے جاتے ہیں اور علاوہ اس کے بہت اسی طرح کے امور ہیں انشاءاللہ پرچہ آئندہ کے واسطے لکھ بھیجوں گا۔الراقم محمد

پنجاب

پیش از چھپنے اخبار کے ایک اخبار تازہ سے یہ حال معلوم ہوا سو واسطے ملاحظہ ناظرین اخبار کے مندرج ہوتا ہے کہ سپاہِ لاہور ویسی ہی سرکش ہے اور بدستور سابق اُن سے کشت وخون صادر ہوتا ہے مہاراجہ شیر سنگھ قلعہ میں امرت سر کے آن بیٹھے ہیں اور انتظام اموراتِ لاہور کو صرف مرضیِ خدا پر چھوڑا ہے جنرل اویطویلہ صاحب اکثر قاتلوں کو افسران مقتول کے پھانسی دیتے ہیں مگر آپ بھی خوف پھانسی پانے کا رکھتے ہیں چنانچہ ارادہ رکھتے ہیں کہ چند آدمیوں کو ہمراہ لے کر کابل کو جاویں۔